اداریہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسوہ رسول ﷺ ......اور ہماری زندگی

ماہ ربیع الاول اس اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی مہینے آپ ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اسی وجہ سے اس ماہ میں واعظین اپنی وعظ میں، خطباء اپنے خطبوں میں، اہل قلم اپنی تحریروں میں، علماء اور دانشوار اپنی گفتگو میں سیرت النبی ﷺ کو موضوع سخن بناتے ہیں۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو اپنے اپنے انداز میں اجاگر کرتے ہیں اور سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے تحت آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا ہر پہلو تمام مسلمانوں کے لیے بلاتفریق واجب الاطاعت ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ نہایت قابل اعتماد اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اس میں مستند ترین ذریعہ قرآن حکیم ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ کی بابت سوال کیا گیا تو جواباً آپ نے فرمایا: ''کیا آپ قرآن حکیم نہیں پڑھتے۔ کان خلقه القرآن''۔

اس کے بعد سیرت کا دوسرا ماخذ احادیث شریف کا وہ عظیم ذخیرہ ہے جسے محدثین کرام نے صحیح قرار دیا ہے اور صحیح اسناد کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کے اوصاف حمیدہ، خصائص، معاملات، اخلاقیات، اندازِ گفتگو، دعوت کا اسلوب، معاشرتی زندگی، قومی اور بین الاقوامی تعلقات، مغازی آپ کے بصیرت افروز فیصلے، ازدواجی زندگی کا تذکرہ جمیل سیرت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ سیرۃ النبی ﷺ پر انتہائی اور معتبر اور مستند کتب دستیاب ہیں۔ جن کی ثقاہت اور عدالت پر علماء اُمت متفق ہیں۔

ان تمام ذرائع سے آپ ﷺ کی لمحہ بہ لمحہ ڈائری ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ جسے دیکھ کر ہم راہِ ہدایت پا سکتے ہیں اور آپ کی اتباع اور اطاعت ہی سے ہم اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔ فرمایا: قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله یغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم۔

قربِ الٰہی کا اس سے بہتر راستہ اور کیا ہو سکتا ہے.....؟ آپ کی اطاعت اور پیروی گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت حاصل کرنے کی توفیق دے۔

آج تمام شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ لوگ پریشان ہیں اور طرح طرح کی شکایات کرتے ہیں اور اس عزم کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہم اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ جس کے لیے ہمیں راہنمائی چاہیے۔ یہ جذبہ قابل قدر ہے۔

ایسے تمام حضرات وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اولین فرصت میں سیرۃ النبی ﷺ کا گہرا مطالعہ کریں اور اس سے راہنمائی حاصل کریں' یہی نجات اور کامیابی کا راستہ ہے۔ اس لیے دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ ﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ لہٰذا آپ کا طریقہ شریعت قیامت تک کے لیے ہے اور آپ ﷺ کی نبوت عالمگیر ہے۔ ﴿یاایھا الناس انی رسول الله الیکم جمیعا﴾

اب ہر طرح کی رہنمائی آپ سے دینا ہوگی۔ خواہ اس کا تعلق عقیدہ سے ہو یا عبادت سے' تجارت سے ہو یا معاملات سے' قانون سے ہو یا حکمرانی سے' معاشرتی زندگی ہو یا معاشی' انفرادی ہو یا اجتماعی' خاندانی ہو یا قبائلی' خوشی ہو یا غمی' قومی ہو یا بین الاقوامی' غرضیکہ زندگی سے متعلق کوئی مسئلہ ہو۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسوہ حسنہ کو ہی اپنے لیے نمونہ سمجھے اور آپ ﷺ سے محبت کا اولین تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ سے محبت تمام تعلقات اور رشتوں سے مقدم ہو۔ آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے ہمارا پیار والدین اور اولاد سے بھی زیادہ ہو' یہی ایمان کی تکمیل ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فوالذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہ وولدہ))

یہاں یہ بات ہر خاص و عام کو معلوم ہے کہ جب آپ کی ذات اور شخصیت سے محبت سب پر غالب ہوگی۔تو آپ کا قول وعمل بھی محبوب ترین ہوگا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو محبت کے دعوے ہوں تو دوسری طرف عملی مخالفت بھی۔کم ازکم ایک مسلمان سے ایسی توقع نہیں ہوسکتی۔

- نبی کریم ﷺ سے سب سے زیادہ محبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تھی اوران کا خاصہ یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کے حکم پر جان قربان کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے۔وہ پاک باز ہستیاں ہمہ وقت آپ کی صحبت میں رہتی تھیں' آپ ﷺ کی زیارت کرتیں۔دل و جان سے محبت کا اظہار کرتیں اور عملی طور پر اس کا ثبوت بھی فراہم کرتیں۔جیسا آپ کو دیکھتے' ہو بہ ہو اس کی نقل کرتے۔جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا:

﴿قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره﴾

تو ایک صحابی جس نے آپ کے ساتھ نماز عصر ادا کی تھی اور بعد میں وہ انصار کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا جو نماز عصر باجماعت ادا کر رہے تھے تو اس نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخ مسجد اقصیٰ سے بیت اللہ (یعنی مکہ مکرمہ) کی طرف کرلیا ہے۔انصار اس وقت حالت رکوع میں تھے۔اسی حالت میں انہوں نے اپنا رُخ تبدیل کرلیا اور رکوع سے اٹھنا بھی گوارا نہ کیا۔یہ آپ سے محبت اور تعلق کا وہ جذبہ تھا کہ بات معلوم ہوتے ہی آپ ﷺ کے نقش قدم پر عمل کرتے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے۔عربی شاعر نے اس کی صحیح ترجمانی کی ہے:

فان المحب لمن يحب مطيع

- اسی طرح شراب کی حرمت کا جب حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں منادی کرادی اور جب حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معلوم ہوا تو فوراً ان تمام مٹکوں کو انڈیل دیا جن میں شراب تھی۔یہاں تک کہ شراب گلیوں میں پانی کی طرح بہنے لگی۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے فرامین دل و جان سے تسلیم کرے' ان پر عمل کرے اور آپ ﷺ کے نواھی سے اجتناب

کرے اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے اپنی پسند ناپسند کو خیر باد کہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو محبت کا دعویٰ محض کھوکھلا ہے۔

آج ہمارے بہت سے بھائی اسی غلط فہمی کا شکار ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زبان سے محبت کا اظہار ہی کافی ہے یا چند ایک نعرے لگانے سے حق ادا ہو جاتا ہے کہ ''محبت رسول پر جان بھی قربان ہے، آپ کی آمد مرحبا مرحبا'' وغیرہ۔ جیسا کہ ربیع الاول میں میلاد کے نام پر نمود ونمائش' گھروں کی آرائش' چراغاں' آتش بازی' جلسے جلوس اور محفلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ عوام یہ کام نیک نیتی سے کرتے ہیں اور مقصد آپ ﷺ سے اظہار محبت ہے۔ لیکن اپنی لاعلمی اور جہالت کی بناء پر وہ ایسے کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں جن کے کرنے سے حاصل کچھ نہیں۔ اس لیے کہ ان کا طریقہ اور انداز وہ نہیں جو پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ بلکہ خود ساختہ اور مصنوعی ہے' بلکہ دین میں اضافہ ہے۔ ایسے کاموں کے بارے میں قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالاo الذين ضل سعيهم فى الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعاo اولئك الذين كفروا بايت ربهم ولقاء ه فحبطت اعمالهم فلا نقيم لهم يوم القيامة وزناo ذلك جزاء هم جهنم بما كفروا واتخذوا آيتى ورسلى هزواo﴾

اگر تم کہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں......؟ جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اس گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اس کی ملاقات سے کفر کیا۔ پس ان کے تمام اعمال غارت ہوئے۔ قیامت کے دن ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے اور ان کا بدلہ جہنم ہے۔ کیونکہ انہوں نے کفر کیا۔ میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔

ایسا کام جو نبی کریم ﷺ کیا ہو نہ فرمان جاری کیا ہو۔ اگر کوئی یہ کام کر کے نیکی سمجھے یا ثواب کی اُمید رکھے۔ تو بلاشبہ یہ پیغمبر اسلام ﷺ کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ گویا یہ کام جو ہم کر رہے ہیں'

خدانخواستہ پیغمبرﷺ کو کرنا نہیں آیا۔ العیاذ باللہ۔ اور ایسا کام جس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ اچھا ہے اور باعث اجروثواب ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس پر نبی کریمﷺ کی تصدیق ہو۔ بصورت دیگر یہ کام ناقابل قبول ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا: **((من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد))**

دوسری جگہ فرمایا: **((من عمل عملا لیس علیه امرنا فھورد))**

جس نے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی یا ایسا کام کیا جس کے بارے میں آپﷺ نے کوئی حکم جاری نہ فرمایا ہوتو وہ مردود ہے۔

اسی طرح آپﷺ جب بھی خطبہ ارشاد فرماتے تو کہتے:

اما بعد فان خیر الحدیث کتاب الله وخیر الھدی ھدی محمدﷺ وشر الامور محدثاتھا وکل بدعة ضلالة۔

''بہترین راستہ محمدﷺ کا راستہ ہے اور بدترین کام نئے ایجاد کردہ ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔''

یہاں دکھ کے ساتھ عرض کریں گے کہ سیرۃ النبیﷺ کا مطالعہ اہل علم ہی کرتے ہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ دین میں نئی ایجادات بھی علماء سرانجام دیتے ہیں اور اسے دین بنا کر کار ثواب کے لیے عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ عوام تو دین سے بے بہرہ اور ناواقف ہوتے ہیں۔ جو علماء بیان کریں' ان کے نزدیک وہ دین ہے۔ یہ علماء کرام کی اولین ذمہ داری ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس کا دین سے تعلق نہ ہو۔ محض ظاہری اور عقلی دلیل سے کوئی بات دین کا حصہ نہیں بن سکتی اور کوئی کام جسے ثواب کی نیت سے کیا جائے' اس کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہﷺ کے عمل یا قول سے اس کی تصدیق ہوتی ہو' ورنہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو تجارت سے وابستہ ہیں' معاشی اور اقتصادی خدمات سرانجام دے رہے ہیں' موجودہ جدید معاشی تقاضے جو بھی ہوں' مگر انہیں بہرحال اسوحسنہ کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ سود کی لعنت سے بچنا ہوگا۔ تجارت میں امانت' دیانت' صداقت' خیرخواہی جیسے اوصاف حمیدہ اختیار کرنا ہوں گے۔ جن کی

بدولت خیر و برکت آتی ہے۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر کون اچھا تاجر ہوگا۔ قبل از نبوت آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے تجارت کی اور انہی سنہری اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بہت منافع کما کر دیا۔ آپ کا اسلوب اور طریقہ بہرحال ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ایک دیانت دار اور امانت دار تاجر کے لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء)) (رواہ الترمذی)

ایسا بلند تر مقام تب ہی ملے گا جب کوئی تاجر سیرۃ الرسول ﷺ پر عمل پیرا ہوگا۔

جہاد کی اہمیت اور فضیلت سے کون آگاہ نہیں۔ لیکن یہ کام بھی تب مقبول و منظور ہوگا جو آپ ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ خود ساختہ طریقے اور من مرضی کا جہاد جہاد نہیں' بلکہ فساد ہے۔ نئی ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا نئے ہتھیار استعمال کرنا عین حق ہے۔ مگر وہ اصول جو آپ نے بیان فرما دیئے' ان کی مخالفت کرنا ہرگز ہرگز درست نہیں۔ مثلاً بچوں' بوڑھوں' عورتوں اور رجال دین کو قتل کرنا۔ پھل دار درختوں کو کاٹنا' بلاوجہ املاک کو نقصان پہنچانا اور ایسے لوگوں کا قتل کرنا جو ہتھیار نہ اٹھائیں۔ آج بھی اسی طرح سے ممنوع ہے جیسے صدیوں پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے یہی اسوہ چھوڑا ہے۔

آج سیرۃ النبی ﷺ سے سب سے زیادہ درس اور سبق حکمرانوں کو لینا چاہیے۔ خاص کر وہ حکمران جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں لیکن عملاً فرعون بنے ہوئے ہیں اور اپنی ہر بات کو حکم ناطق سمجھتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ جس پیغمبر اسلام ﷺ کی طرف ان کی نسبت ہے۔ انہوں نے ان کے لیے کیا نمونہ اور اسوہ چھوڑا۔ آپ ﷺ دیانت و امانت' صداقت و سچائی' ایفائے عہد اور وفاداری کے پیکر تھے۔ آپ ﷺ سادگی' متانت' سنجیدگی' حلم و بردباری' شفقت و محبت' ہمدردی و غمگساری' نرم خوئی اور مہربانی میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ البتہ شریعت کے معاملہ میں کسی قسم کا سمجھوتہ ناممکن تھا۔

مگر موجودہ حکمران اس کے بالکل برعکس ہیں۔ ان میں اخلاق رذیلہ بدرجہ اتم موجود ہیں اور شریعت کی مخالفت میں بھی پیش پیش ہیں۔ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے لوگ بھی ان کی نفرت اور توہین کا شکار ہوتے ہیں۔ خلاف شرع کام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

اب ربیع الاول شروع ہو چکا ہے۔ سرکاری سطح پر میلاد کی محفلیں بھی منعقد ہوں گی' چراغاں ہوگا اور تعطیل بھی ہوگی۔ محبت رسول ﷺ میں یہ سب کچھ کریں گے' مگر کبھی کسی نے یہ سوچنے کی زحمت نہ کی' کہ اس سے حاصل کیا ہوا۔ بظاہر محبت رسول ﷺ حقیقت میں منافقت۔ اس لیے کہ جس پیغمبر ﷺ سے اظہارِ محبت میں لاکھوں کروڑوں خرچ ہو رہے ہیں' ان کی تعلیمات اور شریعت کو تو پس پشت ڈال دیا گیا اور تمام کام اپنی مرضی سے کیے جا رہے ہیں۔ سودی نظام کو تحفظ جوا کی حوصلہ افزائی' فواحش کو فروغ' مجرموں کی پشت پناہی اور بے گناہوں کو سزا۔

ماہِ ربیع الاول دراصل ہمیں یہ عظیم الشان سبق یاد دلاتا ہے کہ ہم جس نبی اور رسول ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔ ان کی تعلیمات و ہدایات ہی ہماری کامیابی و کامرانی اور دونوں جہانوں میں نجات کا ذریعہ ہیں۔ آپ ﷺ کا پیغام عالمگیر ہے اور قیامت تک آنے والے بنی نوع انسانوں کے لیے ہے۔ آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ ﷺ کی رحمت کا حق دار وہی ہے جو آپ ﷺ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرے۔ اس لیے ہم سب کو اپنے اپنے شعبوں میں سیرۃ النبی ﷺ سے بھرپور راہنمائی لینی چاہیے اور اس پر عمل پیرا ہو کر کامیابی حاصل کرنی چاہیے۔ محض دعویٰ سے کبھی نتائج حاصل نہیں ہوتے اور نہ ہی خود ساختہ طریقوں سے ہم اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلام ﷺ کو خوش کر سکتے ہے۔

آیئے آج ہم اپنے رویوں پر غور کریں اور کتاب وسنت کی حقیقی روح کی طرف لوٹ آئیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بدنصیب قوم

بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم تھی اور انہیں **فضلنا هم على العالمين** کا خطاب بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں طرح طرح کے انعامات سے نوازا۔ حتیٰ کہ من سلویٰ نازل فرمایا۔ لیکن ان کی گستاخیوں اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس محبوب قوم کو وادی طی میں عجیب وغریب آزمائش میں مبتلا کر دیا اور یہ قوم چالیس سال تک اسی صحرا میں بھٹکتی رہی۔ ایک پوری نسل

یہاں دفن ہوئی' تب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور توبہ کرنے پر معافی مل گئی۔

مگر ہم بدنصیب قوم ہیں کہ ساٹھ سال سے ایک جگہ طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہیں اور اس خشک پتے کی مانند ہیں جو ہوا کے رحم وکرم پر ہے۔ جو جہاں چاہے اٹھا کر پھینک دے۔ روز اول سے پاکستان میں کسی حکومت کو استحکام نہ ہوا اور نہ ہی کسی عوامی پسندیدہ لیڈر کو زیادہ عرصہ منظر پر رہنے دیا گیا۔ ایسی گہری سازشیں ہوئیں' جہاں یہ ملک دولخت ہو گیا۔ وہاں بعض لیڈروں کو پھانسی دی گئی یا قتل کر دیا گیا یا بعض کو زبردستی جلاوطن کر دیا گیا۔ اس المیے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وہ تمام کردار یا مہرے جو وطن عزیز کے خلاف سازشوں میں شریک رہے اور ہیں۔ خواہ ان کا تعلق افواج پاکستان سے ہے یا بیوروکریسی سے' ان کا تعلق سیاستدانوں سے ہے یا وڈیرہ شاہی سے' انہیں سب جانتے ہیں۔ مگر آج تک کسی نے ان کا مواخذہ نہ کیا اور نہ ہی مجرموں کے کٹہروں میں لاکر سزا دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ پہلے سے زیادہ مضبوط اور جرات مند ہو گئے ہیں۔ نہایت دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ عدالت عظمیٰ بھی اس میں شریک رہی اور ان کے غیر قانونی' غیر اخلاقی اقدامات کو نہ صرف تحفظ فراہم کیا گیا بلکہ انہیں آئین کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بھی کھلی اجازت دی۔

آج کا المیہ بھی یہی ہے کہ مدتوں بعد عوامی حکومت قائم ہوئی اور کسی حد تک عوام نے سکھ کا سانس لیا۔ خاص کر پنجاب میں ایک اچھی حکومت وجود میں آئی' جو عوامی مسائل سے بخوبی آگاہ تھی اور انہیں حل کرنے میں بھی مخلص تھی۔ لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری ہو رہی تھیں۔ مثلاً سستی روٹی' مفت علاج معالجہ' تعلیم میں بہتری اور نظم' امن وامان کی صورت حال بھی بڑی حد تک تسلی بخش تھی۔ مگر انہی قوتوں نے' اور بعض سیاسی جماعتوں نے منافقانہ کردار ادا کیا اور پیپلز پارٹی کھلے عام ان کی آلہ کار بنی۔ وہ ان کے ذریعے مرضی کے فیصلے کروانے لگے۔ لہٰذا بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مسلم لیگ (ن) کی اعلیٰ قیادت میاں نواز شریف اور شہباز شریف کو نااہل قرار دے ڈالا۔ بظاہر یہ ایک عدالتی فیصلہ ہے' لیکن کون نہیں جانتا کہ اس کے پس منظر میں کیا ہے......؟

صدر آصف علی زرداری جو کہ پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین بھی ہیں' انتہائی چالاکی اور عیاری

سے نواز شریف کو دھوکہ دیتے رہے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ وفاقی حکومت کے ساتھ پنجاب کی حکومت بھی انہی کی ہو۔ ایسا گورنر مقرر کیا' جس نے پہلے دن سے محاذ آرائی شروع کردی۔ زرداری کی خواہش تھی کہ وہ جس طرف دیکھیں انہیں ان کی قدآور تصاویر نظر آئیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے انہوں نے تمام ریاستی اداروں کا غلط استعمال کیا اور ان کے ذریعے وہ منحوس فیصلہ سامنے آیا' جس کی وجہ سے قوم کو یہ روز سیاہ دیکھنا پڑا۔ اب وہی پرانی کشمکش وہی ڈھگر عوامی احتجاج گھیراؤ جلاؤ' پرتشدد مظاہرے' کروڑوں روپے کی املاک کا نقصان الگ سے ہورہا ہے۔ ملک عدم استحکام کی طرف بڑھ رہا ہے' ظاہر ہے اس کی تمام تر ذمہ داری پیپلز پارٹی اور ان کے لیڈر آصف علی زرداری پر آتی ہے۔ جس کی غیر حکیمانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

پاکستان کے تمام سنجیدہ طبقے اس پر کبیدہ خاطر ہیں۔ حتیٰ کہ پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی پریشان حال ہیں اور زرداری کی پالیسیوں پر تحفظات کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ "ون مین شو" (One Man Show) جو زرداری چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ یہ انداز حکمرانی فرعونیت کے سوا کچھ نہیں۔ کاش انہیں اس کے انجام کی بھی خبر ہوتی۔

جہاں تک مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو نااہل قرار دینا ہے' بادی النظر میں یہ ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ملک کو عدم استحکام کا شکار کرنا اور ایک مخلص اور محب وطن قیادت سے محروم کرنا ہے۔ بعض بیرونی قوتیں بھی اس میں شامل نظر آتی ہیں۔ جو نہیں چاہتیں کہ کوئی ایسی قیادت باقی رہے۔ جو ملک کے لیے کچھ کرنے کا عزم رکھتی ہوں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ یہ دونوں بھائی پہلے سے بہت سنجیدہ ہیں اور وہ ملک میں قانون کی بالادستی کے ساتھ ساتھ تمام ریاستی اداروں کو ان کا قانونی حق دینا چاہتے ہیں اور ملک کی تمام ریاستی مشینری کو آئین کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ جس کا وہ بار بار مطالبہ بھی کرتے ہیں اور اپنے اس عزم کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہی وہ کام ہے جو ان قوتوں کو پسند نہیں' اور ان کی تمنا یہ ہے کہ یہاں فرد واحد کی حکمرانی ہوتا کہ ان کا کام آسان رہے۔

نامعلوم اس محاذ آرائی کا انجام کیا ہو......؟ لیکن ایک بات طے ہے کہ اس افراتفری میں عوام کا

بے حد نقصان ہو رہا ہے۔ بیروزگاری پہلے ہی کافی ہے' مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے۔ کنٹرول نہ ہونے پر مزید قیمتوں کے بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ تمام نظام درہم برہم ہو چکا ہے اور ایک غیر یقینی صورت حال ہمارے سامنے ہے۔ اب صوبائی اسمبلی میں گھوڑوں کی خرید وفروخت ہوگی اور ممبران نیلام ہوں گے۔

ہم پیپلز پارٹی اوران کی اعلیٰ قیادت سے عرض کریں گے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اقتدار کی اس قدر ہوس اچھی نہیں۔ انہوں نے بہت بڑی قربانی دے کر یہ اقتدار حاصل کیا ہے۔ مگر اپنی احمقانہ حرکتوں سے کہیں یہ اقتدار بھی نہ گنوا دیں۔ یاد رکھیں آئندہ ایسا موقعہ انہیں میسر نہیں آئے گا۔ عوام کی نفرت اور غیض وغضب کو دعوت نہ دیں اور دانشمندانہ رویہ اختیار کریں۔ مگر افسوس اس پارٹی میں کوئی رجل رشید نہیں ہے۔ بلکہ تمام جلتی پر تیل ڈالتے ہیں۔ زرداری صاحب کو بڑا سنہری موقعہ ملا تھا کہ وہ ایک مدبر سیاستدان کے طور پر اپنے آپ کو منواتے' مگر افسوس انہوں نے موقع ضائع کر دیا۔

اسی طرح ہم شریف برادران سے بھی عرض کریں گے کہ وہ خود بھی اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں' اپنی کوتاہیوں کا فوری ازالہ کریں اور محاذ آرائی کی سیاست چھوڑ کر مفاہمت کا باوقار راستہ اختیار کریں۔ قانون کی بالادستی تمام آئینی اور قانونی ریاستی اداروں کا مکمل احترام کریں اور بہ عزم جدوجہد جاری رکھیں۔

داخلہ فارم / رجسٹریشن فارم جمع کروانے کا شیڈول

سالانہ امتحانات

- ☆ **وفاق المدارس السلفیہ پاکستان** کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات ماہ شعبان میں ہوں گے۔
- ☆ امتحان میں شریک ہونے والے امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رجسٹریشن کروائیں۔
- ☆ وفاق سے ملحق جامعات ومدارس میں زیر تعلیم امیدواران کے رجسٹریشن فارم یکم محرم تک دفتر وفاق میں جمع کروانا ضروری ہیں۔
- ☆ سالانہ امتحانات کے لئے داخلہ فارم 15 ربیع الثانی تک وصول کئے جائیں گے۔
- ☆ اور ڈبل فیس کے ساتھ داخلہ فارم 29 ربیع الثانی تک وصول کیے جائیں گے۔
- ☆ اگر 15 ربیع الثانی یا 29 ربیع الثانی کو جمعہ کا دن ہو تو پھر اگلے روز تک داخلہ فارم وصول کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالی

ضمنی امتحانات:

- ☆ **وفاق المدارس السلفیہ پاکستان** کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ضمنی امتحانات ماہ صفر میں ہوں گے۔
- ☆ ضمنی امتحانات کے لئے داخلہ فارم 07 محرم تک وصول کئے جائیں گے۔
- ☆ اور ڈبل فیس کے ساتھ داخلہ فارم 14 محرم تک وصول کئے جائیں گے۔
- ☆ اگر 07 محرم یا 14 محرم کو جمعہ کا دن ہو تو پھر اگلے روز تک داخلہ فارم وصول کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالی

نوٹ: داخلہ فارم ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے نیز داخلہ فارم کی فوٹو سٹیٹ قابل قبول نہیں ہوگی۔